رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل

روزنامہ

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی

سالانہ ۹؎ ششماہی ۵؎ سہ ماہی ۳؎

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵	۳۰ ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۶ھ	یوم شنبہ	مطابق ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۳۷ء	نمبر ۱۵۸

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دنیا کا ہر ایک ذرّہ رُوحانی حُسن کا عاشقِ صادق ہے

"قبولیتِ دُعا کی درحقیقت فلاسفی یہی ہے۔ کہ جب ایسا رُوحانی حُسن والا انسان جس میں محبتِ الٰہیہ کی روح داخل ہوجاتی ہے۔ کسی غیر ممکن اور نہایت مشکل امر کیلئے دعا کرتا ہے۔ اور اس دُعا پر پورا پورا زور دیتا ہے تو چونکہ وُہ اپنی ذات میں حسنِ روحانی رکھتا ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ کے امر اور اذن سے اس عالم کا ذرہ ذرہ اس کی طرف کھنچا جاتا ہے۔ پس ایسے اسباب جمع ہوجاتے ہیں۔ جو اس کی کامیابی کے لئے کافی ہوں۔ تجربہ اور خدا تعالےٰ کی پاک کتاب سے ثابت ہے۔ کہ دُنیا کے ہر ایک ذرہ کو طبعًا ایسے شخص کے ساتھ ایک عشق ہوتا ہے۔ اور اس کی دُعائیں ان تمام ذرات کو ایسا اپنی طرف کھینچتی ہیں جیسا کہ آہن رُبا لوہے کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ پس غیر معمولی باتیں جن کا ذکر کسی علمِ طبعی اور فلسفہ میں نہیں۔ اس کشش کے باعث ظاہر ہو جاتی ہیں۔ اور وُہ کشش طبعی ہوتی ہے۔ جب سے کہ صانعِ مطلق نے عالمِ اجسام کو ذرات سے ترکیب دی ہے۔ ہر ایک ذرے میں وُہ کشش رکھی ہے۔ اور ہر ایک ذرہ روحانی حسن کا عاشقِ صادق ہے۔ اور ایسا ہی ہر ایک سعید روح بھی۔ کیونکہ وُہ حُسن تجلی گاہِ حق ہے۔ وہی حُسن تھا جس کے لئے فرمایا گیا اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۔ اور اب بھی بہتیرے ابلیس ہیں جو اس حُسن کو شناخت نہیں کرتے۔ مگر وُہ حُسن بڑے بڑے کام دکھلاتا رہا ہے۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۶۱)

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ جولائی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸½ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو نزلہ اور سر درد کی شکایت ہے۔ اور کچھ حرارت بھی ہے احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو انگزیما کی تکلیف بدستور ہے۔ آج بخار بھی ہوگیا ہے۔

صاحبزادی امۃ الحمید بیگم صاحبہ بنت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو انگزیما کی تکلیف ابھی تک ہے۔ احباب دعائے صحت فرماتے رہیں۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی اکھنور (جموں) بسلسلہ تبلیغ بھیجے گئے۔

آج تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں جامعہ احمدیہ اور ہائی سکول کے درمیان اس موضوع پر مباحثہ ہوا۔ کہ "مسلمانوں کو کانگرس میں شامل ہونا چاہیے یا نہیں"۔ تین ججوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چار ماہ سے زائد عرصہ قبل شیخ عبدالرحمٰن مصری کی

روحانی موت کی اطلاع بذریعہ رؤیا

ایک احمدی نوجوان کا خواب جو نہایت صفائی کے ساتھ پورا ہوا

ذیل میں ایک احمدی نوجوان مرزا عبداللطیف صاحب ابن مرزا مہتاب بیگ صاحب قادیان کا ایک رؤیا درج کیا جاتا ہے۔ جو انہوں نے ۱۷ فروری ۳۷ء کو لکھ کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھیجا۔ اس وقت تک شیخ صاحب مصری کے متعلق کوئی شخص اپنے قیاس سے نہیں کہہ سکتا تھا۔ کہ چند ماہ بعد ہی ان پر اس قدر انقلاب آجائے گا۔ کہ وہ اپنے ہاتھوں اپنی بیعت فسخ کر کے روحانی موت کا شکار ہو جائیں گے۔ مگر عالم الغیب خدا نے چار ماہ دس دن قبل یہ واقعہ ایک احمدی کو نہایت وضاحت سے دکھلا دیا اور اس نے قلم بند کر کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش کر دیا۔ حضور کے ملاحظہ کے بعد یہ تحریر ۲۰ فروری کو دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں پہنچی۔ اور دفتر نے ۲۰ فروری کو آنے والے خطوط کے سلسلہ میں درج رجسٹر کرتے ہوئے۔ اس پر ۱۹۸۹۲ نمبر دیا۔ اور اس کے بعد اور خطوط کا اندراج ہوتا رہا۔ یہ اصل خط جو درج ذیل کیا جاتا ہے۔ محفوظ ہے جس سے نہ صرف یہ ظاہر ہے۔ کہ مصری صاحب نے وہی کچھ کیا۔ جو قضاء و قدر میں ان کیلئے مقدر تھا۔ بلکہ خدا تعالےٰ نے ان کے اس ادعا کو بے بنیاد ثابت کرنے کیلئے کہ جماعت احمدیہ کے بہت سے لوگ دہریت کی طرف جا چکے ہیں۔ اور بہت سے جا رہے ہیں۔ قبل از وقت ایک احمدی بچہ پر ان کی اصل حقیقت ظاہر کر دی۔ اور غور فرمایئے جس جماعت کے بچوں کو خدا تعالےٰ ایسی صاف اتنی واضح اور اس قدر حقیقت سے پُر رؤیا دکھا سکتا ہے۔ اس کے دوسرے افراد پر اپنی تجلی کس شان کے ساتھ کرتا ہے۔ اور انہیں اپنے قرب میں جگہ دیتا ہے۔

مذکورہ بالا خط حسب ذیل ہے۔

"سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

خاکسار نے دو تین دن ہوئے ہیں۔ ایک رؤیا دیکھی تھی۔ وہ حضور کے عرض ہے

یہ رؤیا نماز فجر سے کچھ عرصہ پہلے دیکھی تھی۔

دیکھا۔ کہ ایک بہت بڑا مجمع ہے۔ اور اس میں شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کو بطور ملزم لا کر پھانسی پر لٹکایا گیا ہے۔ اور بعد پھانسی کے شیخ صاحب فوت ہو گئے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ کیا بات ہوئی ہے۔ کیا شیخ صاحب نے اپیل نہیں کی۔ تو شائد شیخ صاحب ہی مرے ہوئے بولے ہیں یا مجمع میں سے کوئی بولا ہے۔ یہ مجھے یاد نہیں رہا۔ کہ ہاں انہوں نے اپیل نہیں کی۔ یا یہ کہا ہے۔ کہ ہاں میں نے اپیل نہیں کی۔

ان کے اہل و عیال جو وہاں موجود ہیں۔ سخت مضطرب اور پژمردہ ہو رہے ہیں۔ مگر میرے دل میں آتا ہے۔ کہ اب کیا ہو سکتا ہے۔ جب کہ موت واقع ہو گئی ہے۔ اگر پہلے اپیل کر لیتے تو بچ جاتے"

درخواست دعا مولوی مبارک احمد صاحب مبلغ مشرقی افریقہ کے مقدمہ کی اپیل کی تاریخ سماعت ۳۰ جولائی ۱۹۳۷ء مقرر ہوئی ہے احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ ان کو کامیابی عطا فرمائے

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۶ جولائی ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے

۲۳۶	Mohd Sleiman. Italy
۲۳۷	Mr. Abdur Rahim Colombo
۲۳۸	" Seyed Ali "
۲۳۹	Soehara. Java
۲۴۰	Taja "
۲۴۱	Mr Kasha Almadja "
۲۴۲	Lasmi Sahibah "

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر

فخر دین کے اخراج کے متعلق

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کی فخر الدین ملتانی کے اخراج از جماعت کے متعلق تقریر کی اشاعت کے متعلق بہت سے احباب دریافت کر رہے ہیں۔ لہٰذا ان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ نہایت اہم تقریر انشاء اللہ عنقریب شائع کی جائے گی۔ جو جماعتیں یا احباب زائد کاپیاں منگوانا چاہیں۔ فوراً مطلع فرما دیں۔

مینیجر

چودہری عبدالرحیم صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی کہاں ہیں

چودہری عبدالرحیم صاحب بی اے ایل ایل بی پسر چودہری نذر محمد صاحب مرحوم آف ڈیرہ غازیخاں سے ایک ضروری کام ہے۔ اگر کسی دوست کو اس بات کا علم ہو کہ وہ کہاں ہیں۔ تو بہت جلد دفتر ہذا میں اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔ اور اگر صاحب موصوف خود یہ اعلان پڑھیں تو جلد از جلد قادیان پہنچ جائیں۔ یا اگر ان کے جلد پہنچنے میں کوئی امر مانع ہو تو جلد بذریعہ ڈاک اپنے پتے اور جواب سے اطلاع دیں

خاکسار پرائیویٹ سیکرٹری قادیان

جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب کی طرف سے پیغام

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل کی طرف سے جیل خانہ گورداسپور سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حسب قواعد جیل خانہ اب ان کے ساتھ ملاقات کا حق ختم ہو چکا ہے۔ لہٰذا احباب اب ان کے ساتھ ملاقات کرنے کی کوشش نہ کریں۔ اسی طرح اب انہیں جواب کیلئے خط نہیں مل سکیگا۔ البتہ ان کے نام خط بھیجا

54

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ خلیفہ ہیں اور دنیا کی کوئی طاقت انہیں معزول نہیں کر سکتی

شیخ عبدالرحمٰن مصری اور فخر دین کے اخراج از جماعت کی وجوہات

۴ - جولائی حلقہ مسجد مبارک کے احمدی اصحاب کے جلسہ میں حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب نے حسب ذیل تقریر فرمائی:-

میری طبیعت بہت عرصہ سے بیمار چلی آتی ہے۔ اس لئے شائد میں اپنے خیالات کا اس وقت پورے طور پر اظہار نہ کر سکوں۔ لیکن تو اب میں شریک ہونے کے لئے میں نے مناسب سمجھا۔ کہ جو بوجھ مجھ پر جبری طور پر لاد دیا گیا ہے۔ اس کو اٹھاتے ہوئے کچھ نہ کچھ اپنے خیالات کا اظہار کر دوں۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ اس فتنہ کی وجہ سے جو جنگ ہونے والی ہے۔ وہ ابھی شروع ہی نہیں ہوئی۔ انگریزی میں ایک ضرب المثل ہے۔ کہ
Beating about the bush
یعنی

جھاڑیوں کو لکڑیوں سے کھڑکاتے پھرنا

سو اس وقت تک جو کیفیت ہے وہ اس ضرب المثل کے مطابق ہے۔ ایک شخص مرتد ہوتا ہے۔ پھر دوسرا مرتد ہوتا ہے۔ پھر تیسرا مرتد ہوتا ہے مگر آج تک کسی بھلے مانس نے یہ نہیں بتایا۔ کہ اس کے ارتداد کی وجوہات کیا ہیں۔ غالباً ان کے زعم میں کوئی ایسی ہی

نجس، ناپاک اور گندی وجوہات

ہیں۔ جن کے اظہار میں انہیں خود بھی شرم محسوس ہوتی ہے۔ ورنہ شرم کی [illegible] کہ ایک شخص مرتد ہو۔ اور پھر وہ اپنے ارتداد کی وجوہ نہ بیان کر سکے۔ اب فخر دین ملتانی کی طرف سے یہ تو کہا جاتا ہے۔ کہ اس کے شیر خوار بچہ کا دودھ بند کر دیا گیا۔ مگر یہ بعد کی بات ہے۔ اس کا ارتداد سے کوئی تعلق نہیں۔ یا شیخ مصری صاحب نے کہا ہے۔ کہ لوگ کہتے ہیں۔ میں نے اپنی لڑکی خاندانِ نبوت میں رشتہ کے لئے پیش کی تھی۔ لیکن یہ بات بھی خواہ غلط ہو۔ یا صحیح ایسی نہیں۔ جس کا ارتداد سے براہ راست تعلق ہو۔ پھر وہ کونسی وجوہ ہیں۔ جن کی بناء پر ان کا ارتداد وقوع میں آیا۔ یہ وجوہات انہوں نے ابھی تک بیان نہیں کیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ کوئی ایسا ہی گز در سہارا یا ایسی ہی

گندی، فحش اور ناپاک باتیں

ہیں۔ جنہیں زبان پر لاتے ہوئے انہیں بھی شرم محسوس ہوتی ہے۔ باقی رہا یہ کہ ہم خود ان سے ان کے ارتداد کی وجوہات کیوں دریافت نہیں کرتے۔ سو ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ ہمیں پوچھنے کی کیا ضرورت ہے ان کا کام ہے کہ بتائیں۔ اگر ہم پوچھیں۔ تو خواہ مخواہ گالیاں کھائیں۔

انگریزی کی ایک اور بھی مثل ہے۔ کہتے ہیں

بلی نے ابھی پنجہ نہیں دکھایا

سو واقعہ میں ابھی تک انہوں نے اپنا پنجہ نہیں دکھایا۔ ابھی تک تو یہ حالت ہے۔ کہ کبھی وہ کھڑکا کر دیتے ہیں۔ اور کبھی ہم۔ باقاعدہ جنگ شروع نہیں ہوئی۔

اس وقت علاوہ اس گند کے جو ان کے قلوب میں مخفی ہے۔ اور جس کا کچھ کچھ اظہار ان کی طرف سے ہو چکا ہے۔ ایک بات جسے گو سند کے ساتھ پیش نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ ابھی تک وہ اس بات کو تحریر میں نہیں لائے۔ یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں۔ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت سے اتفاق ہے گو میں سمجھتا ہوں۔ ان کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت سے اتفاق نہیں رہے گا۔ وہ کہتے ہیں۔ ہمیں مسئلہ خلافت سے اتفاق ہے۔ گو میں سمجھتا ہوں۔ اس مسئلہ سے بھی ان کا اتفاق نہیں رہے گا۔ وہ کہتے ہیں۔ ہم نہ پیغامی ہیں۔ نہ احراری ہمارا جو اعتراض ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ یہ خلیفہ نااہل ہے۔ اس کو معزول کر دو۔ اور کسی اور کو خلیفہ بناؤ۔ یہ ہے وہ اصل جس پر تمام بحث ہونی چاہیئے۔ اور ہماری جماعت کے بزرگوں کو واضح کر دینا چاہیئے۔ کہ خلیفہ کبھی معزول نہیں ہو سکتا جیسے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے بار بار اپنے زمانہ خلافت میں بتایا۔ کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ اور

خلیفہ کو کوئی طاقت معزول نہیں کر سکتی

ہاں یہ فرق یاد رکھنے کے لائق ہے۔ کہ جب ہم کہتے ہیں۔ خلیفہ کو کوئی طاقت معزول نہیں کر سکتی۔ تو اس سے مراد خلفائے راشدین ہیں۔ اور اگر وہ کسی دراڑ میں اپنے دعوے کو ثابت کرنا چاہیں گے۔ تو اس کے سوائے اس کے اور کوئی معنے نہیں ہوں گے۔ کہ وہ خلیفہ کے معنے ہی نہیں سمجھتے۔ ہم جب کہتے ہیں۔ کہ خلیفہ معزول نہیں ہو سکتا۔ تو ہمارا مطلب ہمیشہ خلفائے راشدین سے ہوتا ہے اور کیا وہ کوئی ایک ہی ایسی مثال دے سکتے ہیں۔ کہ خلفاء راشدین میں سے کسی کو خلافت سے معزول کیا گیا ہو۔ تو خلفاء راشدین کبھی معزول نہیں ہوتے۔ یہی وہ نکتہ ہے جو اپنے چھ سالہ دور خلافت میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے بارہا بتایا۔ اور ہمیشہ آپ اس پر تقریریں کرتے۔ یہاں تک کہ جماعت سے یہ مسئلہ منوا کر آپ اپنے رب سے جا ملے۔ پس سب سے زیادہ اہم امر جس کی طرف ہمیں اس وقت توجہ کرنی چاہیئے۔ وہ یہی ہے۔ کہ ہم قرآن کریم سے احادیث سے، عقل سے۔ نقل سے ایسے ایسے زبردست دلائل پیش کریں۔ جن سے روز روشن کی طرح یہ امر واضح ہو جائے کہ

خلیفہ خدا بناتا ہے

اس کی حفاظت وہ آپ کرتا ہے۔ وہ آخر دم تک حق پر قائم رہتا ہے۔ اور اس کو کوئی شخص معزول کرنے کی طاقت نہیں رکھتا کیونکہ وہ نبی کی گدی پر اسی مضبوطی سے بیٹھا ہوا ہوتا ہے۔ جس مضبوطی سے نبی بیٹھا ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس یہ وہ مسئلہ ہے۔ جس پر ہمیں زیادہ زور دینا چاہیئے

دوسری بات

یہ ہے۔ کہ گو انہوں نے ابھی تک اپنے بہت سے گندوں کا اظہار نہیں کیا مگر ان کی باتوں سے جس نتیجہ پر میں پہنچا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ یہ دوسرے مستری ہیں۔ جواب ظاہر ہوئے ان کے بھی وہی معاملات۔ وہی باتیں وہی اتہامات وہی دعوے اور وہی الفاظ ہیں۔ جو مستریوں نے استعمال کئے گویا جس طرح کہا جاتا ہے۔ تناسخ کے طور پر روحیں واپس آتی ہے۔ اسی طرح

ان لوگوں میں مستریوں کی روحیں داخل ہو گئی ہیں

پس یہ فتنہ نہ پیغامیوں کا فتنہ ہے نہ احرار کا۔ نہ بابیوں کا فتنہ ہے۔ نہ غیر احمدیوں کا یہ فتنہ دوبارہ زندہ ہوا ہے مستری عبدالکریم اور مستری فضل کریم کا۔ اور اس کے میرے پاس دلائل بھی ہیں۔ اور ہر شخص جو تھوڑی بہت عقل رکھتا ہو۔ وہ آسانی سے ان باتوں کو معلوم کر سکتا ہے۔

میرے نزدیک ان لوگوں کا ارتداد تین وجوہات کا نتیجہ ہے۔

پہلی اور سب سے بڑی وجہ

یہ ہے۔ کہ یہ لوگ جو مرتد ہوئے ہیں یک دم مرتد نہیں ہوئے دنیا میں کبھی کسی انسان کے دل میں نہ یک دم ایمان پیدا ہوتا ہے نہ یک دم کفر داخل ہوتا ہے۔ جس طرح ایمان انسان کے دل میں آہستہ آہستہ داخل ہوتا ہے اسی طرح کفر بھی آہستہ آہستہ داخل ہوتا ہے۔ پہلے شکوک و شبہات پیدا ہوتے اور جمع ہوتے رہتے ہیں۔ اور آخر ان کا نتیجہ ارتداد کی صورت میں رونما ہو جاتا ہے۔ پس یہ لوگ میرے یقین میں آج شکوک و شبہات میں مبتلا نہیں ہوئے بلکہ

مستریوں کے وقت سے یہ لوگ ان کے فتنہ میں ملوث سمجھے

پس یہ میرا پہلا یقین ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ ہرگز نہیں ہوا۔ کہ یہ اس وقت مستریوں کو جھوٹا سمجھتے تھے مگر آج ان کی باتوں کو درست سمجھنے لگ گئے۔ بلکہ اسی وقت سے جب عبدالکریم اور فضل کریم نے فتنہ اٹھایا یہ لوگ دل سے ان کے ساتھ تھے۔ گو ظاہر میں لوگ یہ معلوم نہیں کر سکے۔ پس اس وقت سے اُن کے شبہات نے بڑھتے بڑھتے وہ صورت اختیار کر لی۔ جو آج ہر شخص پر ظاہر ہے۔

دوسری وجہ

ان کے ارتداد کی میرے نزدیک حسد ہے۔ ان دونوں کو مالی تنگی ہے۔ اور مالی تنگی میں مبتلا جب کہ وہ دنیا دار ہو۔ اس شخص پر ہمیشہ اعتراضات کرنے کا عادی ہوتا ہے جس کے پاس مال ہو چنانچہ اس کا بڑا اعتراض یہ ہوتا ہے کہ انہوں نے کوٹھیاں بنوا لیں۔ موٹریں رکھ لیں۔ زمینیں لے لیں جائداد یں بنا لیں پس چونکہ مالی تنگی کی وجہ سے ان کے

دلوں میں حسد

پیدا ہو چکا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ لوگوں کو وہی تلقین کرنی شروع کر دیتے ہیں جو آج سے کئی سال پہلے جاری ہوئی اور اسی بناء پر ضیا پشاوری مرتد ہوا۔ پس غریب اور تنگ دست شخص اگر ایماندار نہیں ہوگا۔ تو وہ حسد کرے گا قرآن کریم میں بھی اللہ تعالےٰ اسلام کے دشمنوں کے متعلق فرماتا ہے۔ کہ قل موتوا بغیظکم کہ تم تو حسد کے مارے مرے جاتے ہو۔

تیسری وجہ

یہ ہے۔ کہ آخر میں انہیں کچھ تکالیف براہ راست بھی پہنچیں اور ان کا سارا گند ظاہر ہو گیا۔ کیونکہ پھوڑا تیار تھا صرف انگلی لگنے کی دیر تھی۔

اب میں وہ وجوہات بیان کرتا ہوں جن کی بناء پر میں نے اس فتنہ کو

مستریوں کا فتنہ

قرار دیا ہے۔

پہلی وجہ تو یہی ہے۔ کہ مصری صاحب نے اپنے خط میں صراحتًا ذکر کیا ہے کہ مستریوں کے متعلق تو اسی قسم کے عذر گھڑ لئے گئے تھے۔ کہ ان کے خلاف مقدمہ کا فیصلہ کیا تھا۔ یا ان کی لڑکی پر سوت لانے کا مشورہ دیا تھا۔ مگر یہاں اس قسم کا کوئی عذر نہیں چل سکیگا۔ گویا انہوں نے یہ دھمکی دی کہ مستریوں کو تو دبا لیا گیا تھا۔ مگر مجھے دبایا نہیں جا سکتا ان کا کھلے بندوں اپنے آپ کو

مستریوں سے مشابہ قرار

دینا بتاتا ہے۔ کہ وہ اسی مقصد کو لے کر کھڑے ہوئے ہیں۔ جس مقصد کو لے کر مستری کھڑے ہوئے تھے کیونکہ یہ واقعی بات ہے۔ کہ جو شخص کسی شخص سے اپنی مماثلت بتاتا ہے۔ وہ حقیقتًا ویسا ہی ہوتا ہے۔ مطلب یہ تھا۔ کہ میں بھی وہی کروں گا۔ جو مستریوں نے کیا۔ لیکن وہ تو دب گئے تھے۔ لیکن میں نہیں دبونگا۔

دوسری وجہ یہ ہے۔ کہ انہوں نے اپنی مجالس میں

بعض اعتراضات

بعینہ وہی کئے ہیں۔ جو اخبار "مباہلہ" میں چھپ چکے ہیں۔ میں ان اعتراضات کو یہاں دہرانا نہیں چاہتا۔ جس وقت وہ خود ان باتوں کو شائع کریں گے وہی وقت ان باتوں کے جواب دینے کا ہوگا۔ بہر حال انہوں نے اپنی مجالس میں جو باتیں بیان کی ہیں۔ ان میں سے کئی باتیں ایسی ہیں۔ جو مباہلہ میں شائع ہو چکی ہیں۔ اور کئی ایسی ہیں۔ جو مستری زبانی بیان کیا کرتے تھے۔

تیسرے یہ کہ اُن کا

ایک شریک عبدالعزیز

ہے۔ جو اسی مستریوں کے فتنہ کے دوران میں جماعت سے خارج کیا گیا تھا۔ اس حکیم عبدالعزیز کا ان دونوں کے اخراج از جماعت کے ساتھ ہی پیٹ پھٹنے لگا۔ چنانچہ وہ بھی علی الاعلان نوٹس دے کر بیعت خلافت سے دست بردار ہو گیا۔ گویا سب سے بڑا اور مہتم بالشان انسان جو ان کے اولین صدیقین میں شامل ہے۔ حکیم عبدالعزیز ہے۔ یہ مستریوں کے فتنہ میں بہت بڑا حصہ لیتا رہا اور آخر جماعت سے خارج ہونے کے بعد بہت بڑی منتوں اور معافیوں کے بعد اسے جماعت میں داخل کیا گیا۔ لیکن چونکہ اس کے

اندرونہ کی اصلاح

نہیں ہوئی تھی۔ اس لئے وہ پھر ان لوگوں سے جا ملا۔ یہ تیسری وجہ ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ فتنہ مستریوں کے فتنہ کی ہی صدائے بازگشت ہے۔

چوتھی بات یہ ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی علیہما السلام نے مسجد اقصےٰ میں فخر الدین کے جو حالات بیان کئے اور کئی لوگوں سے حلفیہ شہادات لیں۔ ان حالات کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مقدمہ کے حالات بذات خود ایسے خوفناک نہ تھے۔ کہ جن کی وجہ سے کوئی شخص بیعت توڑنے کے لئے تیار ہو جائے۔ اور خلیفہ وقت کو گندی اور فحش گالیاں دینے لگ جائے گالیاں انسان کے مونہہ سے اسی وقت نکلتی ہیں۔ جب

کمال درجہ کا بغض

اور کمال درجہ کا عناد ہو۔ مگر جب ہم مقدمہ کے حالات دیکھتے ہیں۔ تو وہ اس قسم کا نتیجہ پیدا کرنے کے لئے کافی معلوم نہیں ہوتے جس سے لازمًا یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ ان کے دلوں میں پہلے سے کوئی آگ لگی ہوئی تھی۔ اور وہ بغض و عناد سے بھرے ہوئے تھے۔ خود فخر الدین نے اپنے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ یہ شکائتیں جو مقدمہ کے دوران میں پیدا ہوئیں۔ یہ تو معمولی شکائتیں تھیں۔

پس گندی گالیاں دینا اور سخت عناد اور بغض رکھنا بتاتا ہے۔ کہ اس کی پشت پر کوئی سخت حقارت آمیز بات ہے۔

پانچویں بات یہ ہے۔ کہ مصری صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح علیہما السلام کو لکھا ہے کہ آپ اگر میرے سامنے علیحدگی میں توبہ کر لیں تو میں اپنے اختلافات چھوڑنے کے لئے تیار ہوں۔ اس کے معنے بس یہی ہیں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی علیہما السلام نے

55
Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناپاک الزام

لگائے جاتے ہیں۔

چھٹا ثبوت اس کا یہ ہے۔ کہ خود مصری صاحب اب تک اپنے ارتداد کی وجوہات بیان نہیں کرسکے۔ اگر کسی مسئلہ میں انہیں اختلاف ہو گیا تھا۔ وہ آسانی سے اُسے پیش کر سکتے تھے۔ مگر ان کا اب تک اُن وجوہات کو پیش نہ کرنا بتاتا ہے۔ کہ کوئی گند ہے۔ جسے مُونہہ سے نکالتے ہُوئے انہیں بھی حجاب آرہا ہے۔

پس اس فتنہ کی شکل میں درحقیقت

مستری عبدالکریم اور فضل کریم۔

دوبارہ زندہ ہُوئے ہیں

کیونکہ کچھ مالی تنگی انہیں ہُوئی۔ کچھ حسد ہوا۔ کچھ براہ راست تکلیفیں پہونچیں۔ یا کم از کم وہ کہتے ہیں۔ کہ انہیں تکلیفیں پہونچیں۔ اور اس طرح گند ظاہر ہوگیا۔ جب تک انہیں کوئی تکلیف نہیں پہونچی تھی۔ یہ خیال کرتے تھے۔ کہ ہمیں

اپنے مفاد کو نقصان

پہونچانے سے کیا فائدہ ہے۔ ایک کہتا۔ میں ماسٹر ہوں۔ دوسرا سمجھتا میں تاجر ہوں۔ کتابیں بیچ رہا ہوں۔ لیکن جب براہ راست معمولی سی بھی تکلیف پہونچی۔ تو ان کا بھانڈا پھوٹ گیا۔ گویا ان کی مثال بالکل ایسی ہی ہے جیسے پھوڑا ایک عرصہ تک پکتا رہتا ہے۔ اور آخر یہاں تک حالت ہو جاتی ہے۔ کہ اگر انگلی بھی لگ جائے۔ تو بیمار چیخیں مارنا شروع کردیتا ہے۔ کہ ہائے میں مرگیا۔ ان لوگوں کا پھوڑا بھی ۱۹۲۷ء سے پکنا شروع ہوا۔ اور پورے دس برس تک پکنے کے بعد جب اُسے معمولی سی انگلی لگی۔ تو وہ پھٹ گیا۔ اور انہوں نے بھی شور مچانا شروع کردیا۔ کہ ہائے ہم مارے گئے۔

پس

دونوں ایک عرصہ سے سلسلہ سے بدظن تھے۔

مگر ظاہر اب آکر ہُوئے۔ چنانچہ فخرالدین نے ایک دفعہ یہ اعتراض بھی کیا تھا۔ کہ بُک ڈپو اس لئے کھولا گیا ہے۔ کہ مجھے نقصان پہونچایا جائے اور خود روپیہ کمائیں۔ یہی حال مصری صاحب کا ہے۔ وہ بھی ایک عرصہ سے سلسلہ سے بدظن تھے۔ چنانچہ جب اُن کی لڑکی نے بی۔اے۔ بی۔ٹی پاس کیا۔ تو محکمہ تعلیم وتربیت نے چاہا۔ کہ اُسے یہاں گرلز سکول میں رکھ لے مگر شیخ صاحب نے کہا۔ وہ ہیڈ مسٹرس ہو کر رہے گی۔ کسی کے ماتحت کام نہیں کرے گی۔

ناظر صاحب تعلیم وتربیت

نے کہا بھی۔ کہ ہم اُسے تنخواہ پوری دیں گے مگر سر دست ہیڈ مسٹرس نہیں بنا سکتے۔ ہاں وہ دو سال تک کام کرے۔ اس کے بعد اُسے ہیڈ مسٹرس بنا دیا جائیگا اور یہ بہت معقول بات تھی۔ مگر انہوں نے اپنے کبر کی وجہ سے اس بات کو قبول نہ کیا۔ اور لڑکی کو دوسری جگہ ملازم کرا دیا۔ حالانکہ ہیڈ مسٹرس وہ وہاں بھی نہ بنی۔

اب ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ جب کسی کی کنواری لڑکی باہر ملازمہ ہو۔ اور اس کے رشتہ دار اس کے پاس موجود نہ ہوں۔ تو ماں باپ کو کس قدر تکلیف ہوتی ہے۔ مگر یہ

بہت بڑا دُکھ

جو انہیں پہونچا۔ اس کی ذمہ واری اور کسی پر نہیں۔ خود ان پر عائد ہوتی ہے۔ محکمہ پندرہ فیصدی تنخواہ زیادہ دیتا تھا۔ اور دو سال کے بعد ہیڈ مسٹرس بنانے کا وعدہ کرتا تھا۔ مگر انہوں نے جوش میں آکر کہدیا۔ کہ میری لڑکی کسی کے ماتحت کام نہیں کرسکتی۔ اور اُسے باہر ملازم کرا دیا۔

پنشن لینے کے بعد جب میں قادیان آیا۔ تو میں مصری صاحب سے ملا۔ اور میں نے انہیں کہا۔ کہ اب تو آپ کی لڑکی کو باہر ملازم ہُوئے دو سال ہو چکے ہیں۔ اور

تعلیم کا تجربہ

بھی اُسے حاصل ہو گیا ہوگا۔ آپ ناظر صاحب سے کہیں۔ کہ وہ اُسے نصرت گرلز سکول میں ہیڈ مسٹرس لگا لیں۔ اور کہیں کہ میں نے اپنے تمام بچوں کو تعلیم سلسلہ کے لئے دلوائی ہے اب آپ ہی انہیں کسی خدمت پر لگائیں۔ مگر انہوں نے کہا۔ میں ہرگز ایسی درخواست نہیں کروں گا۔ میں نے کہا۔ آپ

اجازت دیں

تو میں یہ درخواست کر دوں۔ کہنے لگے میں یہ فیصلہ کر چکا ہوں۔ کہ میں اسے یہاں ملازم نہیں کراؤں گا۔ آپ بھی میری طرف سے کوئی درخواست نہ کریں۔ اس سے معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ ان کے دل میں دیر سے ہی

سلسلہ کے خلاف بغض

بھرا ہُوا تھا۔

اس کے بعد چوری کا مقدمہ شروع ہوگیا۔ جس میں بعض ایسی باتیں ہوئیں جو انہیں ناگوار گذریں۔ اور چونکہ وہ اپنی عزت اور اپنی اولاد کو نہایت ہی عزیز سمجھتے۔ اور ان دونوں چیزوں کے لئے اپنا سب کچھ قربان کردینے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ اس لئے بات بڑھتے بڑھتے یہاں تک پہونچی کہ اُن کے دل میں ایمان باقی نہ رہا۔ پس میرے نزدیک ان کے قلوب میں

دس برس تک شکوک وشبہات

پیدا ہوتے رہے۔ مگر وہ کھلم کھلا ظاہر نہ ہُوئے۔ اس کے بعد انہیں پہلی ٹھوکر لڑکی کی ملازمت پر لگی۔ اور پھر دوسری ٹھوکر اس مقدمہ نے لگائی۔ جس نے انہیں بالکل پسپا کر دیا۔

ڈاکٹر میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب اور سید عزیز اللہ شاہ صاحب نے فخرالدین ملتانی سے جو ملاقات کی اس کی تحریک دراصل میں نے ہی کی تھی۔ میں نے انہیں کہا تھا کہ فخرالدین سے جا کر کہیں۔ کہ تم سے پہلے

احمدیت سے چار مقابلے

ہو چکے ہیں:-

پہلا مقابلہ پیغامیوں نے کیا تم یہ بتاؤ۔ کیا تم پیغامیوں سے زیادہ اثر۔ اور رسوخ رکھتے ہو۔ اگر نہیں۔ تو تم اپنی کامیابی کا کس طرح خیال کرسکتے ہو۔

دوسرا مقابلہ بابیوں نے کیا کیا تم اُن سے زیادہ مخفی کارروائیاں کرسکتے ہو۔ وہ جونک کی طرح اندر ہی اندر لوگوں کا خون چُوستے رہے۔ اور آخر دو تین آدمیوں کو لے ڈوبے لیکن اگر تم ایسے باریک بین نہیں۔ کہ ان فتنوں کی اہمیت سمجھو۔ تو تم یہی دیکھ لو۔ احرار نے جو فتنہ اٹھایا۔ اور جس طرح سارے ہندوستان کو احمدیت کے خلاف جوش سے اُبھار دیا۔ کیا تم انہی کی طرح

پولیٹیکل چالیں

چل سکتے۔ اور ہندوستان میں شور پیدا کرسکتے ہو۔ پھر حکومت کے بعض افسر یا پولیس کے بعض ملازم سلسلہ کے خلاف جو حرکات کرتے رہے۔ کیا تم اُن جیسی طاقت رکھتے ہو۔ کہ سلسلہ کو نابود کرسکو۔ یا پھر یہی بتاؤ۔ کہ کیا تم

مستریوں سے زیادہ فحش گوئی

کرسکتے ہو۔ اگر نہیں۔ تو جو چیزیں اس سے پہلے ساری جماعت رد کر چکی ہے انہی میں سے اب تمہارا کوئی شوشہ چھوڑنا کیا حقیقت رکھتا ہے۔ اگر تمہاری میان میں کوئی نئی تلوار ہوتی۔ اگر تمہارے ترکش میں کوئی نیا تیر ہوتا۔ اگر تمہارے گھروں میں کوئی نیا بمب ہوتا۔ تب تم کہہ سکتے تھے۔ کہ ہم غالب آئیں گے۔ لیکن جب وہی ہتھیار ہیں۔ جو اس سے پہلے چلائے جا چکے اور ناکام رہے۔ تو یاد رکھو۔ کہ تم پہلوں سے زیادہ ذلیل ورسوا ہوگے۔ کیونکہ تم اس چٹان سے سر ٹکرا رہے ہو۔ جس سے سر ٹکرا کر چار پانچ طاقتیں پاش پاش ہو چکی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسری بات یہ ہے۔ کہ اگر بالفرض یہ روحانی سلسلہ نہ ہوتا تب بھی جب کوئی شخص تئیس ۲۳ برس سے ایک منصب پر متمکن ہو۔ اور اس کے کئی لاکھ مرید ہوں۔ تو دنیوی نقطۂ نگاہ سے اس سلسلہ کو اکھیڑنا سخت مشکل ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کی مثال اس درخت کی سی ہوتی ہے جس کی جڑیں زمین میں دور دور تک پھیل جاتی ہیں۔ ابتدائے خلافت ثانیہ میں پیغامی بڑے زور سے اٹھے اس وقت ان کی کثرت تھی۔ اور انہیں اپنی جمعیت پر ناز تھا۔ لیکن باوجود کثرت کے وہ حضرت خلیفۃ المسیح علیہا السلام کا بال بیکا نہ کر سکے پھر آج کس طرح ممکن ہے۔ کہ چند لوگ اپنی منصوبہ بازیوں میں کامیاب ہو سکیں۔ یہ تو وہ درخت ہے۔ جو

اصلها ثابت و فرعها فی السماء کا مصداق

ہے۔ اور یہ وہ درخت ہے جس کی جڑیں زمین میں دور دور پھیلے ۲۳ برس گذر چکے۔ پس انہوں نے ایک ایسے درخت پر ہاتھ ڈالا ہے جس سے ناقص اور کمزور درخت بھی لوگ دنیا میں نہیں اکھاڑ سکتے اس لئے پیشتر اس کے کہ انہیں اور زیادہ ناکامی ہو۔ انہیں سوچ لینا چاہئے۔ کہ ان کا انجام کیا ہوگا۔

پھر شیخ صاحب نے یہ بھی دعوی کیا کہ میرے ۱۲۰

ایک سو بیس ہم خیال

قادیان میں موجود ہیں۔ اس وجہ سے ہم اس انتظار میں تھے۔ کہ مصری صاحب کا جونہی اخراج ہوا۔ وہ ایک سو بیس کے ایک سو بیس ہاتھوں میں جھنڈیاں لئے کھڑے ہو جائیں اور پروسیشن نکالیں گے اور

خلیفہ وقت کو نوٹس

دے دینگے۔ کہ ہم اتنے آدمی آپ کی بیعت سے الگ ہوتے ہیں۔ مگر وہ لوگ جن پر وہ ناز کرتے تھے۔ اور جن کے متعلق ان کا خیال تھا۔ کہ وہ ان کی پشت پر ہیں۔ وہ ان کے اخراج کا اعلان سنتے ہی ایسے غائب ہوئے۔ کہ کچھ پتہ ہی نہیں لگا۔ کہاں چلے گئے۔ کیا ایسے لوگوں پر اعتماد کر کے وہ اس جماعت کا مقابلہ کر سکتے ہیں جو خلیفہ وقت کی خاطر اپنی جانیں تک قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔ اگر چالیس مومن بھی ان کے ساتھ ہوتے تو ہم سمجھ سکتے تھے۔ کہ وہ کوئی اہمیت رکھتے ہیں مگر وہ تو

صرف تین لوٹرو

ہیں۔ اور ان کو اپنی حیثیت اس وقت معلوم ہوئی جب شیخ صاحب جماعت سے خارج ہوئے اور کسی نے ان کا ساتھ نہ دیا اور انہیں اپنی ذلت اس وقت اور زیادہ نمایاں طور پر معلوم ہوتی جائیگی جب نفرت کے ریزولیوشنز جماعتوں کے بعد جماعتوں اور انجمنوں کے بعد انجمنوں نے پاس کر کے ان کے افعال کے خلاف نفرت وحقارت کا اظہار کیا۔ پس ان کی حیثیت اسی سے ظاہر ہے۔ کہ وہ منافق جن کی مدد کا انہیں خیال تھا وہ اخراج کا اعلان سنتے ہی ھباءً منثورا ہو کر رہ گئے حالانکہ انہیں چاہئے تھا جس وقت ان کا خلیفہ شیخ مصری جماعت سے خارج ہوا تھا۔ وہ پرے کے پرے باندھ کر اس کا جلوس نکالتے۔ غرض یہ لوگ ہیں۔ جن کے بھروسہ پر وہ ان لوگوں کو چیلنج دے رہے ہیں۔ جو خلیفہ وقت کے حکم پر غیر ممالک میں نکل جانے پر تیار ہیں۔ اور بہت سے نکل گئے ہیں۔ جو اپنی نوکریاں اپنی عزتیں اپنی جائیدادیں اپنے اموال اور اپنے عزیز واقارب خدا تعالےٰ کی رضا کے لئے ہر وقت چھوڑنے کے لئے آمادہ ہیں کیا ممکن ہے۔ ان حالات میں وہ کامیابی حاصل کر لیں۔

اس کے بعد یہ مسئلہ جسے وہ پیش کرتے ہیں دیکھنے کے قابل ہے۔ کہ آیا

ہمارا موجودہ خلیفہ

معزول ہونے کے قابل ہے؟ اور اگر اسے معزول کر دیں۔ تو کیا کوئی اور ایسا وجود ہے۔ جو اس کی قائم مقامی کر سکے میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اگر ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک تمام لوگوں سے دریافت کیا جائے تو وہ یہی کہیں کہ ہرگز کوئی شخص ہم میں ایسا نہیں۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح علیہما السلام سے بہتر ہو۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی علیہما السلام میں ایک بات بھی ایسی نہیں جسے کوئی ایماندار انسان ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھ سکے۔ یا جس کی موجودگی اسے تکلیف دیتی ہو۔

بڑا الزام

یہ لگایا جاتا ہے۔ کہ خلیفہ عیاش ہے۔ اس کے متعلق میں کہتا ہوں۔ میں ڈاکٹر ہوں اور میں جانتا ہوں۔ کہ وہ لوگ جو چند دن بھی عیاشی میں پڑ جائیں۔ وہ وہ ہو جاتے ہیں جنہیں انگریزی میں Wreck کہتے ہیں۔ ایسے انسان کا نہ دماغ کام کا رہتا ہے۔ نہ عقل درست رہتی ہے۔ نہ حرکات صحیح طور پر کرتا ہے۔ غرض سب قوٰی اسکے برباد ہو جاتے ہیں۔ اور سر سے لیکر پیر تک اس پر نظر ڈالنے سے فوراً معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ عیاشی میں پڑ کر اپنے آپ کو برباد کر چکا ہے۔ اسی لئے کہتے ہیں۔

الزنا یخرج البناء

کہ زنا انسان کو بنیاد سے نکال دیتا ہے مگر ہمارا خلیفہ اگر نعوذ باللہ عیاش ہوتا تو کیا وہ اولوالعزمی وہ بلند ہمتی وہ دانشمندی وہ فہم و فراست وہ ذکاوت اور وہ تدبّر جو آپ کو عدیم المثال طور پر حاصل ہے حاصل ہو سکتا۔ پھر اب تو تحریک جدید کے ذریعہ آپ نے اپنے پہلے تمام کاموں کو دوگنا کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ علمی تصانیف اہم خطبات پانچ وقت باجماعت نماز۔ قضا کے آخری فیصلے۔ ملاقاتیں۔ پالیٹکس میں رہنمائی۔ دوستوں کے ساتھ سلوک جھگڑوں کا تصفیہ فتنوں کا دبانا تمام دنیا سے سلسلۂ خط وکتابت اور اسی طرح کے سینکڑوں نہیں ہزاروں کام ہیں۔ جو آپ کرتے ہیں اور یہ اتنی بڑی طاقت کا اظہار ہے۔ کہ ناممکن ہے۔ کوئی عیاش انسان اتنی طاقت کا اظہار کر سکے۔ غرض یہ ایک

طبی مسئلہ

ہے۔ جسے عام لوگ بھی جانتے ہیں۔ کہ جو شخص عیاش ہو اسے ایک نظر دیکھنے سے ہی معلوم کیا جا سکتا ہے۔ کہ اس نے اپنے آپ کو برباد کر لیا ہے۔ کجا یہ کہ انسان ہر وقت کام کرے سفر میں بھی حضر میں بھی دفتر میں بھی گھر میں بھی پھر ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کرے حافظہ ایسا اچھا ہو۔ کہ اگر ایک دفعہ کوئی خط پڑھ لیں تو اس کا مضمون نہیں بھولتا۔ حالانکہ سینکڑوں خطوط روزانہ ملاحظہ سے گزرتے ہیں۔ ایسا اکثر ہوتا ہے۔ کہ پرائیویٹ سیکرٹری کہتا ہے فلاں دوست نے یہ بات لکھی ہے مگر آپ فرماتے ہیں۔ یہ نہیں یہ بات لکھی ہے اور پھر خط نکال کر جب دیکھا جاتا ہے۔ تو وہی بات درست نکلتی ہے۔ جو آپ فرماتے ہیں۔ پھر

عقل وذہانت اور فطنت

کا یہ حال ہے۔ کہ کوئی شخص کیسا ہی علوم کا ماہر اور ذہین کیوں نہ ہو۔ آپ سے گفتگو کرے تو آپ کی اعلیٰ قابلیت کا معترف ہو جاتا ہے۔ یہ حالت ناممکن ہے۔ کہ کسی فاسق و فاجر انسان کی ہو۔

دوسری بات

معارف قرآن

ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ لا یمسہ الا المطھرون۔ کہ قرآن کریم کے معارف انہی پر کھلتے ہیں۔ جو پاک اور مطہر ہوں۔ اب اس معیار کے ماتحت دیکھ لیں آپ کی طہارت اور پاکیزگی نمایاں طور پر ثابت ہے۔ مجھے تو تئیس سال آپ سے قرآن مجید سنتے گزر گئے۔ اس سے پہلے خلافت اولیٰ میں بھی بعض دفعہ آپ خطبات پڑھتے اور ان میں قرآن مجید کی تفسیر بیان کرتے میں نے تو دیکھا ہے۔ اتنے سالوں میں ابھی

الحمد کی تفسیر

ہی ختم ہونے میں نہیں آتی۔ یہ معرفت کا نزول یہ حقائق ومعارف سے آگاہی کیا کسی عیاش انسان کو ہو سکتی ہے اگر ہم ایسا کہیں تو یہ خود اپنے آپ کو جھٹلانے والی بات ہوگی۔

اس کے علاوہ اپنے دور خلافت میں آپ نے جس طرح تبلیغ اسلام کے کام کو پھیلایا اور سلسلہ کے نام کو اکناف عالم تک پہنچایا پھر جو جو

علمی اور روحانی فیوض

آپ نے دنیا کو پہنچائے وہ اس قدر زیادہ ہیں۔ کہ میں سمجھتا ہوں۔ گزشتہ زمانوں میں بعض انبیاء سے بھی اتنا کام نہیں ہوا۔

56
Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کے بعد ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ ہمارا اصل مقصد اس جماعت میں داخل ہونے سے یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کا قرب حاصل ہو جائے۔ اور اس سے ہمارا تعلق پیدا ہو جائے۔ اس کے لئے قرآن و احادیث کے علاوہ جو چیز ہماری راہ نمائی کرتی ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی ہے۔ اسی

تازہ وحی

کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ جب ہم دیکھتے ہیں۔ تو اسے آپ کا موید پاتے ہیں۔ چنانچہ تذکرہ میں کوئی ایک بھی ایسا الہام نہیں جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد کے خلاف اشارہ تک پایا جائے بلکہ ایسی بیسیوں پیشگوئیاں موجود ہیں۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی علیہما السلام کی ذات میں پوری ہوئیں۔ پھر ان پیشگوئیوں پر ایمان رکھتے ہوئے ایک منٹ کے لئے بھی یہ کس طرح خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ آپ نعوذ باللہ معزول ہونے کے قابل ہیں۔ میں اس کے ثبوت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ

الہامات اور بشارتیں

جو حضرت خلیفۃ المسیح علیہما السلام کے متعلق ہیں۔ آپ لوگوں کے سامنے رکھتا ہوں۔ آپ دیکھیں کہ وہ تمام بشارتیں آپ کے وجود باجود کے ذریعہ کس طرح پوری ہوئیں۔

۱۔ وجیہہ اور پاک لڑکا

کون شخص ہے جو آپ کی وجاہت سے انکار کر سکے۔ انگریزوں تک نے لکھا ہے۔ ہم قادیان گئے تو آپ کو نہایت وجیہہ شکل میں پایا

۲۔ ذکی غلام

آپ کی ذکاوت کا کوئی انکار نہیں کر سکتا

۳۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا

ہمیں بتایا کہ مصلح موعود کسی بعد کے زمانہ میں آنے والا نہیں۔ بلکہ تیرے ہی تخم سے ہوگا۔ اور وہ اسی اولاد میں سے ہوگا جو آپ کی ہے۔ اس کیلئے آپ نے ایک میعاد بھی مقرر کی۔ جو نو سالہ تھی۔ اور اسی میعاد کے اندر حضرت خلیفۃ المسیح علیہما السلام پیدا ہوئے۔

۴۔ سخت ذہین و فہیم

آپ کے ذہن رسا اور فہم سے کوئی نہیں جو انکار کر سکے۔

۵۔ دل کا حلیم

اس سے بھی کوئی انکار نہیں کر سکتا میں نے دیکھا ہے۔ آپ نے ایسے ایسے لوگوں کو معافیاں دی ہیں۔ جنہوں نے ذاتی طور پر آپ کو ایسی تکالیف پہنچائیں کہ لوگ دنیا میں ان کو برداشت نہ کر کے دوسرے کو قتل کر دیتے ہیں۔ مگر وہ دکھ دینے والے جب بھی پشیمان ہو کر آئے آپنے فراخ دلی سے انہیں معاف کر دیا۔ اور فوراً آپ کا حلم ظاہر ہو گیا۔ مجھے اس امر کے اظہار میں کوئی شرم نہیں۔ کہ مولوی قطب الدین صاحب حکیم کے لڑکے اسمٰعیل نے سلسلہ کے خلاف گذشتہ ایام میں جو کچھ کیا۔ اور جیسے جیسے افعال کئے۔ کیا وہ ان افعال کی وجہ سے اس قابل تھا۔ کہ اسے اتنی جلدی معافی دے دی جاتی۔ مگر آپ نے اس کی توبہ پر فوراً اسے معاف کر دیا۔ اور دنیا پر ظاہر ہو گیا۔ کہ واقعی آپ دل کے حلیم ہیں۔ اس کے علاوہ بھی میں نے آپ کے حلم کے بیسیوں واقعات دیکھے ہیں۔ جو عام لوگوں کے علم میں نہیں

۶۔ تین کو چار کرنے والا

یہ الہام بھی جس طرح آپ کے ذریعہ پورا ہوا۔ وہ سب جانتے ہیں۔

۷۔ حسن اور احسان میں تیرا نظیر

یہ الہام ظاہری لحاظ سے بھی پورا ہوا۔ کیونکہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صورت کے سب سے زیادہ مشابہ ہیں۔ اور پھر احسان کا لفظ ساتھ رکھ کر بتا دیا۔ کہ صرف ظاہری حسن ہی نہیں ہوگا۔ بلکہ احسان یعنی باطنی خوبیاں بھی ہونگی۔ اور اسلام نے تو احسان کا درجہ بہت بلند قرار دیا ہے۔ پس آپ حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نظیر ہیں اسی وجہ سے جب کوئی شخص آپ کا انکار کرتا ہے۔ تو اسے رفتہ رفتہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی انکار کرنا پڑے گا۔ مباہلہ والوں نے شروع شروع میں یہی کہا۔ کہ ہم احمدی ہیں۔ ہمارا اختلاف حضرت خلیفہ ثانی سے ہے مگر آہستہ آہستہ احمدیت کی خصوصیات سب جاتی رہیں۔ اور وہ غیر احمدی ہو گئے۔ یہی حال موجودہ فتنہ پردازوں کا ہے۔ وہ بھی کہتے ہیں۔ کہ ہم احمدی ہیں۔ ہمارا اختلاف حضرت خلیفہؓ ثانی سے ہے۔ مگر ان کے ہاتھ سے بھی احمدیت بالکل جاتی رہے گی۔ بشرطیکہ انہوں نے توبہ نہ کی۔

۸۔ جلد جلد بڑھے گا

چھبیس سالہ عمر میں آپ کا خلافت کو پا لینا اس الہام کی صداقت کا ایک ثبوت ہے۔ اور ہم سب اس کے گواہ ہیں۔

۹۔ زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی

یہ الہام بھی آپ کے ذریعہ پورا ہوا کیونکہ آپ نے ہر ملک میں اپنے مبلغ بٹھا دئے ہیں۔ اور دنیا کا کوئی کنارہ ایسا نہیں۔ جہاں آپ کا شہرہ نہیں نہ افریقہ خالی ہے۔ نہ امریکہ خالی۔ نہ یورپ نہ جاپان نہ چین۔ غرض ہر جگہ تبلیغ ہو رہی ہے۔

۱۰۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالےٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا کہ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی"۔ (تذکرہ صفحہ ۱۶۸)

اس میں خدا تعالےٰ نے یہ بتایا ہے کہ جو لڑکا وفات پا گیا یعنی بشیر اول وہ بھی سعید تھا۔ اور یہ لڑکا جو اب پیدا ہوا یعنی حضرت خلیفۃ المسیح علیہما السلام یہ بھی سعید ہیں۔ یہ

خدا کی گواہی

ہے جس سے بڑھکر اور کوئی گواہی نہیں ہو سکتی۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اُٹھو اے لوگو جنہوں نے ظلمت کو دیکھ لیا۔ حیرانی میں مت پڑو بلکہ خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ اس کے بعد اب روشنی آئے گی"۔ (تذکرہ صفحہ ۱۶۹)

گویا اللہ تعالےٰ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے وجود کو جو بشیر اول کی وفات کے بعد پیدا ہوئے

روشنی اور نور

قرار دیتا ہے۔ مگر بعض لوگ کہتے ہیں اس نور کو بجھا دو۔ اور اس کی بجائے کوئی کالا کوئلہ کھڑا کر دو۔

۱۲۔ پھر مسجد کی دیوار پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو

محمود کا نام

لکھا ہوا دکھایا گیا۔ (تذکرہ صفحہ ۱۶۴) اور ہر شخص جانتا ہے کہ مسجد سے مراد جماعت ہوتی ہے۔ پس جماعت کو محمود کے نام سے خدا تعالےٰ نے منقش کیا ہے۔ اور اس طرح بتایا ہے کہ یہ وہ بابرکت وجود ہے جسکی خدا بھی تعریف کرتا ہے۔ اور مخلوق بھی دشمن بھی اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں اور دوست بھی

۱۳۔ علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائیگا

یہ علامت بھی حضرت خلیفۃ المسیح علیہما السلام میں نمایاں طور پر پائی جاتی ہے۔ حال ہی میں ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے ایک مضمون میں لکھا ہے۔ کہ میاں صاحب نے پالٹیکس میں کمال کر دیا ہے۔ گویا انہوں نے تسلیم کر لیا ہے کہ پالیٹکس میں ہم پیچھے ہیں۔ اور میاں صاحب آگے۔ حالانکہ پالیٹکس ایک ایسا مشکل علم ہے جس میں ہندوستانی ابھی بہت بیک ورڈ ہیں۔

پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات

منشی۔ منشی عالم۔ منشی فاضل ادیب۔ ادیب عالم ادیب فاضل ۱۹۳۸ء کے قواعد اور مکمل فہرست کتب نصاب مفت طلب کریں۔

سٹوڈنٹس اردن بکڈپو موہن لال روڈ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس خدا تعالے نے آپ کو سیاست کا عظیم الشان علم دیا ہے جو ثبوت ہے اس بات کا کہ آپ کو یہ تمام علوم خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئے اور ظاہری اور باطنی طور پر آپ علوم سے پُر کئے گئے

۱۴۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا

یہ الہام بھی حضرت خلیفۃ المسیح علیہا السلام کی ذات بابرکات میں پورا ہوتا ہر شخص دیکھ سکتا ہے۔ گر دشمن سب سے زیادہ اسی پر اعتراض کرتا ہے۔ میں مدت سے انکا یہ اعتراض سنتا چلا آرہا ہوں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بھی بعض لوگ یہ اعتراض کرتے تھے کہ جس قدر چندہ آتا ہے۔ وہ گھر کی زیب وزینت اور مکانات کی آرائش پر خرچ کر دیا جاتا ہے دین کی اشاعت کا کام اس سے نہیں لیا جاتا۔ اور اب بھی یہی اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ بہت سی شادیاں کر لی ہیں موٹریں رکھ لی ہیں جائدادیں خرید لی ہیں اور اس شان وشکوہ سے رہتے ہیں گویا بادشاہ ہیں۔ مگر درحقیقت یہ اعتراض آپ کی صداقت کو مشتبہ کرنے والا نہیں بلکہ آپ کی سچائی کو ظاہر کرنے والا ہے کیونکہ اگر آپ کے پاس دولت نہ ہوتی آپ صاحب شکوہ اور عظمت نہ ہوتے تو یہ الہام جو آپ کے متعلق تھا۔ کیونکر پورا ہوتا۔ لوگ غالباً یہ چاہتے ہیں۔ کہ خلیفہ ایسا ہو جو نہایت ہی غلیظ اور ناپاک کپڑے پہنے پھرتا ہو۔ مکھیاں اس پر بھنک رہی ہوں۔ ناک صاف کرے تو ہاتھ نہ دھوئے پیدل چل کر بٹالہ جاسکے۔ حالانکہ خدا نے یہ مصلح موعود کا نشان مقرر کیا تھا۔ کہ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا اور ان امور کا آپ میں پایا جانا قابل اعتراض نہیں بلکہ آپ کی صداقت کا ثبوت ہے۔

۱۵۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہامی شعر مصلح موعود کے متعلق ہے۔ ؎

اے فخرِ رسل قرب تو معلومم شد
دیر آمدہ ز راہِ دور آمدہ

(تذکرہ صفحہ ۱۰۱)

اب بتاؤ یہ سب الہامات جس انسان پر چسپاں ہوتے ہوں کیا اس کے متعلق یہ کہا جاسکتا ہے کہ اسے معزول کردو اور کسی اور کو خلیفہ بناؤ اس کے مقابلہ میں اگر وہ سچے ہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی ایک خواب یا ایک الہام ہی ایسا پیش کریں جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ آپ کی اولاد کسی زمانہ میں بگڑ جائے گی اور خراب ہو جائے گی۔ اگر کوئی ایک بھی الہام یا خواب پیش نہیں کر سکتے۔ تو خدا تعالیٰ کے یہ تعریفی کلمات ہم کو اس بات کے تسلیم کرنے پر مجبور کرتے ہیں کہ آپ

خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سچے خلیفہ

ہیں اور جو بھی آپکا انکار کرتا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انکار کرتا ہے اور جو حضرت مسیح موعود کا انکار کرتا ہے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتا ہے اور جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتا ہے وہ خدا کا انکار کرتا ہے۔

۱۶ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بارہا یہ الہام ہوا کہ

انی معک ومع اھلک

یعنی میں تیرے ساتھ اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔ جب وفات کا وقت قریب آیا تو پھر یہ الہام ان الفاظ میں ہوا۔ کہ انی معک ومع اھلک ھذا۔ یعنی میں تیرے ساتھ اور تیرے اس اہل کے ساتھ ہوں۔ گویا تعیین کر دی کہ اہل سے مراد کوئی اور اہل نہیں۔ یہی اہل مراد ہے اگر ان اللہ معنا کے الفاظ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اللہ تعالیٰ سے معیت کا ثبوت نکل سکتا ہے۔ تو کیا انی معک ومع اھلک سے جو بارہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح علیہما السلام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہل بیت کی اللہ تعالیٰ سے معیت کا ثبوت نہیں ملتا۔

۱۷ پھر الہام ہے "میں تیرے ساتھ اور تیرے تمام پیاروں کے ساتھ ہوں" ادھر آپ فرماتے ہیں۔

لختِ جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا

اور لختِ جگر "پیارے" سے زیادہ اعلیٰ لفظ ہے۔ پس جب خدا کہتا ہے میں

تیرے تمام پیاروں کے ساتھ

ہوں اور دوسری طرف آپ محمود کو "لختِ جگر" قرار دے کر اپنا پیارا بتاتے ہیں۔ تو لازماً یہ نتیجہ نکلا کہ خدا ابھی آپ کے ساتھ ہے

۱۸۔ علاوہ ازیں یہ امر بھی یاد رکھو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام اولاد موعود ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جبکہ لکھا ہے

موعود اولاد

کبھی خراب اور بے دین نہیں ہوسکتی۔

۱۹ ایک اور الہام ہے جو وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بار بار ہوا کہ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطہیرا۔ یعنی اے اہل بیت خدا یہ چاہتا ہے کہ تم سے

رجس دور کردے

اور تمہیں کامل طور پر پاک کردے اس الہام کے یہ معنے نہیں ہوسکتے کہ آپ کے اہل بیت میں کوئی گند ہونگے جنہیں خدا دور کرے گا۔ کیونکہ یہی آیت قرآن کریم میں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات

کے متعلق بھی آئی ہے اور بالاتفاق اس کے یہ معنے لئے جاتے ہیں کہ جو الزام منافقین ان پر لگاتے تھے خدا تعالیٰ ان کو دور کرے گا۔ چنانچہ حضرت عائشہ اور حضرت زینب رضی اللہ عنہما کے متعلق منافقین نے کئی الزام لگائے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں دور فرما دیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اس الہام میں بتایا تھا۔ کہ اہل بیت مسیح موعود پر بھی ناپاک لوگ کئی الزام لگائیں گے مگر اللہ تعالیٰ انہیں اپنی زبردست قدرت سے دور کردے گا۔

۲۰ پھر ایک الہام ہے "انی معک یا ابن رسول اللہ۔ سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو علیٰ دینٍ واحد" (تذکرہ صفحہ ۵۰۴) اب آپ دیکھ لیں وہ کونسا وجود ہے جس کے ذریعہ

احمدیت ہندوستان سے نکل کر اکناف عالم میں

پھیلی۔ آپ غور کریں گے۔ تو آپ کو معلوم ہوگا کہ سوائے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے یہ الہام اور کسی پر چسپاں نہیں ہوتا

۲۱۔ یہ وہ بشارات ہیں جو آپ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں پائی جاتی ہیں۔ ان کے علاوہ مدت سے مجھے یہ تلاش تھی۔ کہ میں دیکھوں آپ کے

انجام کے متعلق الہامات

کیا بتاتے ہیں۔ ایک دن میرے ذہن میں یہ الہام آیا کہ

"تب اپنے نفسی نقطۂ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وکان امراً مقضیاً"

(تذکرہ صفحہ ۱۴۲)

اس الہام نے صاف طور پر بتا دیا کہ دنیا سے رخصت ہوتے وقت آپ کی روح آسمانی نقطہ کی طرف اٹھائی جائیگی گویا آپ کا انجام وہی ہوگا۔ جو اہل اللہ اور مقربان بارگاہ الٰہی کا ہوتا ہے

۲۲ علاوہ ازیں آپ کے حق پر ہونے کی

بالکل مفت:۔ دورِ حاضرہ کی نہایت عجیب وغریب حیرت انگیز ایجاد کی توضیح کا حامل
رسالہ
زندہ موت
مفت حاصل کرنے کے لئے اپنے علاقہ کے بارسوخ پڑھے لکھے دس رؤسا کے مکمل پتے ایک خط پر لکھ کر ارسال کریں۔ رسالہ مفت ارسال کر دیا جائے گا
ڈاکٹر ایم اسمٰعیل نمبر ۳۹ میکلوڈ روڈ۔ لاہور

57
Digitized by Khilafat Library Rabwah

نص صریح

یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بغیر وصیت کے اپنی اولاد کو بہشتی مقبرہ میں داخل ہونے کی اجازت بخشی اور ہر اعتراض کرنے والے کو منافق قرار دیا۔ پس الہامات نے بتا دیا۔ کہ ابتداء سے لے کر انتہا تک آپ کی زندگی پاکیزہ ہے اور آپ قطعی اور یقینی جنتی ہیں۔ ان حالات میں جو شخص آپ کے خلاف کوئی اعتراض کرتا ہے وہ اپنے نفاق اور بدباطنی کا ثبوت دیتا ہے۔ باقی جو الزام لگائے جاتے ہیں۔ ان کی تہہ میں بھی

ایک راز

ہے۔ اور وہ یہ کہ خدا نے آپ کو یوسف قرار دیا ہے۔ اور یوسف پر زلیخا کا الزام لگانا قرآن کریم کی آیات سے ثابت ہے پھر میرے پاس اس وقت گو وہ رسالہ نہیں۔ مگر میں نے ۱۹۲۰ء میں شیعوں کا ایک رسالہ دیکھا۔ اس میں لکھا تھا۔ کہ روس میں جب بت پرستی رائج تھی تو عیسائیوں نے چاہا کہ انہیں اپنے اندر شامل کریں۔ ادھر مسلمانوں نے انہیں اپنے اندر شامل کرنا چاہا۔ انہوں نے کہا ہمارے لئے یہ فیصلہ کرنا سخت مشکل ہے کہ ہم کس کو قبول کریں۔ آخر انہوں نے ایک کمیٹی مقرر کی۔ اور فیصلہ کیا کہ دس پندرہ آدمی عیسائیوں کے مرکز قسطنطنیہ میں روانہ کئے جائیں اور دس پندرہ آدمی مدینہ بھیجے جائیں اور وہ رپورٹ کریں کہ انہوں نے کیسے حالات دیکھے۔ جو لوگ پوپ کے ہاں گئے انہوں نے تو یہ رپورٹ کی کہ وہ بڑے زاہد و عابد ہیں اور نفس کشی کرنے والے لوگ ہیں۔ لیکن جو مدینہ گئے تھے۔ انہوں نے یہ رپورٹ کی۔ کہ مسجد نبوی میں ہمیں ٹھہرایا گیا اور ہم نے دیکھا کہ لوگ وہیں پاخانہ پیشاب کرتے ہیں۔ رات ہوئی تو حضرت عمرؓ نے ہمیں وہیں سلا دیا۔ صحابہ بھی وہیں سوئے۔ ہم نے دیکھا کہ وہ ساری رات ایک دوسرے سے لواطت کرتے رہے (نعوذ باللہ) تو اس قسم کے اعتراضات پہلے بھی ہو چکے ہیں۔ اور اب بھی جو لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں وہ شیعوں یا بشیر انہی اشرار کی نقل کرتے ہیں۔

پھر میں یہ پوچھتا ہوں وہ کہتے ہیں ہم اس خلیفہ کو معزول کر دیں گے گو ان سے پہلے

مولوی سید محمد احسن صاحب

بھی معزول کر چکے ہیں۔ اور ان کے نزدیک معزول شدہ خلیفہ کو معزول کرنا بے معنی بات ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ان کو معزول کر کے وہ کس کو اپنا خلیفہ بنائیں گے۔ کیا مولوی محمد علی صاحب کو امیر المومنین بنائیں گے۔ جو اب تک خلافت کے منکر ہیں۔ جب نہیں تو لازماً شیخ مصری صاحب ہی خلیفہ بن سکتے ہیں مگر مصری صاحب میں کوئی بھی ایسی خوبی نہیں جس کی بناء پر وہ خلافت کے اہل ہوں۔ زیادہ سے زیادہ ان کا

مولویانہ علم

ہے۔ قرآن دانی سے ان کا دور کا بھی تعلق نہیں۔ مروت اور احسان اور اخلاق سے بھی عاری ہیں۔ ایک شخص پرسوں مجھ سے ذکر کر رہا تھا کہ میں بیس سال تک ان کا دوست رہا۔ مگر اس عرصہ میں انہوں نے پانی کا ایک گلاس تک کبھی مجھے نہ پلایا۔ میں نے اسے کہا تمہارے لئے یہی دلیل کافی ہے تم اسی سے سمجھ سکتے ہو کہ جو شخص اپنے ایک دوست سے اتنی نیکی نہیں کر سکتا وہ ساری جماعت سے کیا سلوک کرنے کا اہل ہے پھر جب وہ خلیفہ بننے کے بھی اہل نہیں تو ہر شخص کے دل میں طبعاً سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان کا کیا حشر ہوگا۔ میرے نزدیک بظاہر یہ نظر آتا ہے کہ وہ پیغامیوں میں جا ملیں گے۔ کیونکہ مولوی محمد علی صاحب کو کام چلانے والا اپنے اندر کوئی آدمی نظر نہیں آتا۔

ان لوگوں نے اپنے اشتہار میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ ہم قادیان میں ضرور ٹھیریں گے۔ مگر میں یقین رکھتا ہوں کہ

وہ قادیان میں نہیں ٹھیر سکتے

کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے اخرج منہ الیزیدیون کہ یزیدی صفت لوگ یہاں نہیں رہ سکتے۔ اس سے پہلے غیر مبایعین بھی یہی کہتے تھے۔ کہ ہم یہیں رہیں گے۔ بابیوں نے بھی یہی کہا۔ مستریوں نے بھی یہی دعویٰ کیا۔ اور احرار نے بھی کہا کہ ہم یہاں زمینیں لیں گے۔ مدرسہ جاری کریں گے مسجد بنائیں گے۔ اور بالمقابل اڈہ قائم کریں گے۔ مگر سب کو یہاں سے نکلنا پڑا۔ اسی طرح چند سالوں تک آپ لوگ دیکھیں گے۔ کہ نہ شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری آپ کو یہاں نظر آئیں گے۔ نہ فخر الدین ملتانی۔

آخر میں میں دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ

اپنے ایمانوں پر کبھی بھروسہ نہ کرو

یہ سچ ہے کہ انسان ایک منٹ میں مرتد نہیں ہوتا۔ مگر بہرحال یہ بڑے خوف کا مقام ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ انسان بعض دفعہ نیک اعمال کرتا ہے اور کرتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ جنت میں اور اس میں بالشت بھر فرق رہ جاتا ہے۔ لیکن معاً اسے کوئی ٹھوکر لگتی ہے اور وہ دوزخ میں جا گرتا ہے۔ اسی لئے آپ اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔ کہ یا مقلب القلوب ثبت قلبی علیٰ دینک القویم۔ یعنی اے دلوں پر قبضہ و اقتدار رکھنے والے خدا میرا دل اپنے دین پر مضبوطی سے قائم رکھ۔ پس کبھی اپنے اعمال پر بھروسہ نہ کرو اور ہمیشہ خدا تعالیٰ سے اس کا فضل مانگتے رہو۔ کیونکہ نجات اس کے فضل سے ہے نہ کہ انسانی اعمال کے زور سے

تغیر و تبدل عہدہ داران

محمد عالم صاحب پریذیڈنٹ و مرزا احمد حسین صاحب سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ فتح پور ضلع گجرات مستعفی ہوگئے ہیں اور مقامی جماعت نے سید محمد شاہ صاحب کو پریذیڈنٹ

آئی ٹون

آنکھوں کی جملہ امراض مثلاً سرخی آنکھ ناخونہ پھولا جالا رہے۔ پانی بہنا۔ ککرے۔ پڑبال۔ پلکوں کا گرنا۔ آنکھ کے پردوں کی سوزش کمزوری نظر اور شب کوری (اندھراتا) وغیرہ کیلئے مجرب اور لاثانی دوا ہے

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ علاوہ محصول ڈاک

ایجنٹوں کی ہر شہر میں ضرورت ہے

دی آئی ٹون کمپنی ۸/۳۰ میکلوڈ روڈ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فائدہ بخش طریق پر روپیہ لگانے کا نادر موقع

تقریباً چھ فیصدی سالانہ منافع کا کام

صرف پندرہ ہزار روپے کی ضرورت ہے۔ سب سے پہلے درخواستیں کرنے والے احباب کو ترجیح دیجائیگی

صدر انجمن احمدیہ کو انتظام جائداد کے متعلق فوری طور پر پندرہ ہزار روپے کی ضرورت ہے۔ چونکہ یہ روپیہ ایسے کاموں پر لگایا جائے گا۔ جو نفع بخش ہیں۔ اس لئے یہ محض بطور قرض حسنہ نہیں لیا جائیگا۔ بلکہ اس کی کفالت میں صدر انجمن احمدیہ کی ایسی جائداد رہن باقبضہ کردی جائے گی۔ جس کا معقول کرایہ ہوگا۔ اس لئے جو دوست صدر انجمن احمدیہ کے نام اور جائداد کی کفالت پر روپیہ لگا سکتے ہوں۔ وہ بہت جلد خاکسار کو اطلاع دیں یہ کام روپے کو گھروں یا بنکوں میں رکھنے سے بدرجہا بہتر ہوگا۔ زرِ نقد باکفالت ہوگا۔ اور اس سے منافع بھی معقول ہوگا۔ اور ثواب الگ۔ الغرض یہ سودا ہم خرما وہم ثواب کا مصداق ہے۔ اس لئے جو دوست اس میں جس قدر حصہ لے سکیں وہ بہت جلد محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پتہ پر روپیہ بھجوا دیں اور تفصیل لکھ دیں۔ نیز صیغہ جائداد میں بنام ناظم اطلاع دیدیں۔ اگر آپ کا ارادہ اس فائدہ بخش اور موجب ثواب تجارت میں روپے لگانے کا ہے۔ تو وقت گذر جانے سے پہلے فیصلہ کرلیں۔ اگر کوئی ایک صاحب پورا روپیہ ۱۵۰۰۰ لگادیں۔ تو ان کو آٹھ نو سو روپیہ سالانہ کی مستقل آمد ہو سکتی ہے۔ ایسے ارادہ رکھنے والے صاحب کو مناسب ہوگا۔ کہ بذریعہ تار اطلاع دیں۔

(ملک) مولا بخش پنشنر ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

دیکھو مور

اپنی خوبصورتی پر کیسا

رقص کر رہا ہے

لیکن جب وہ اپنے پاؤں کی بدصورتی کو دیکھتا ہے تو رونے لگتا ہے۔ اسی طرح انسان کیسا ہی حسین اور خوبصورت کیوں نہ ہو اگر اُس کی آنکھوں میں کسی قسم کا روگ اور شکایت ہے۔ جب وہ اپنی تکلیف اور بے بسی پر نظر کرتا ہے تو وہ بھی آٹھ پہر روتا رہتا ہے۔ اگر خدانخواستہ آپ کی یا آپکے احباب کی آنکھوں میں ضعف بصر دھند۔ غبار، جالا، پھولا۔ ککرے، گوہانجنی، پڑبال، خارش، سرخی، پانی بہنا، ابتدائی موتیا بند سفیدی چشم، لیدار رطوبت وغیرہ وغیرہ کی شکایت ہے تو قادیان کا قابل مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سرمہ نور رجسٹرڈ جو دنیا میں مشہور

اور تمام سرموں کا سرتاج ہے استعمال فرما کر شانِ کبریائی کا تماشہ دیکھیئے۔ جو جملہ امراض چشم کا واحد اور بہترین علاج ہے بڑے بڑے ڈاکٹر اور حکما اس کے مرہونِ احسان ہیں۔

قیمت فی تولہ دو روپے .... چھ ماشہ ایک روپیہ۔

ملنے کا پتہ منیجر شفاخانہ رفیق حیات منارہ والی مسجد قادیان پنجاب

حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کے مجرّب نسخہ جات آپ کے شاگرد کی دوکان سے

نعمت الٰہی لڑکے پیدا ہونے کی دوائی یہ دوائی مرد کو کھلائی جاتی ہے۔ ایسا کون ہے جس کو نرینہ اولاد کی خواہش نہ ہو اس بہتریا ثمر کا ہر ایک انسان خواہشمند ہے۔ جس گھر میں نرینہ اولاد نہ ہو کیا امیر کیا غریب ہر وقت اولاد کی خواہش رکھتے ہوئے اداس غمگین وغیرہ مصائب میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور جن کو مولا کریم نے نرینہ اولاد دی ہے۔ وہ بھی اور کی خواہش رکھتے ہیں۔ لہٰذا جن دوستوں کو اولاد کی ضرورت ہو وہ ارسطوئے زماں استاذی المکرم حضرت مولانا شاہی طبیب حکیم نورالدین رض کی مجرب لڑکے پیدا ہونے کی دوائی استعمال کر کے بے ثمری کا داغ دور کریں۔ مکمل خوراک چھ روپے علاوہ محصولڈاک۔ دواخانہ معین الصحت سے ملتی ہے۔

قبض کشا گولیاں قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے۔ اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالےٰ محفوظ و امان میں رکھے۔ آمین۔ دائمی قبض سے بواسیر ہو جاتی ہے۔ حافظہ کمزور۔ نسیان غالب ضعف بصر۔ دھند۔ ککرے آشوب چشم ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں پھوٹتے ہیں کام کو جی نہیں چاہتا۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ معدہ۔ جگر۔ تلی کمزور ہوتے ہیں۔ اور کئی قسم کی بیماریاں آن موجود ہوتی ہیں۔ ہماری تیار کردہ قبض کشا گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کے لئے اکسیر سے بڑھ کر ثابت ہو چکی ہیں۔ ان کے استعمال سے متلی یا گھبراہٹ تے وغیرہ نہیں ہوتی۔ رات کو کھا کر سو جائیں۔ صبح کو اجابت کھل کر آتی اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے ان کا استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت یک صد گولی عہ

مقوی دانت منجن اگر آپ کے دانت کمزور ہیں۔ مسوڑوں سے خون یا پیپ آتی ہے منہ سے بدبو آتی ہے۔ دانت ہلتے ہیں گوشت خورہ یا پائیوریا کی بیماری ہے۔ دانت میلے ہیں۔ انکی وجہ سے معدہ خراب ہے ہاضمہ بگڑ گیا ہے دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے۔ تو ان امراض کیلئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضل خدا تمام شکایت دور ہو جاتی ہے۔ اور دانت مضبوط ہو کر موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ قیمت دو اونس شیشی ۲ ار

تریاق گردہ دردگردہ ایسی موذی بلا ہے کہ الاماں جس کو ہوتا ہے وہی اس کی تکلیف کو جانتا ہے۔ اس کا دورہ جب شروع ہوتا ہے۔ اس وقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے۔ اس کے لئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ و مثانہ بحد اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ اس کی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے۔ اسکے استعمال سے بفضل خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو خواہ مثانہ میں ہو خواہ جگر میں ہو سب کو باریک پیسکر بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہے۔ جب کنکر گھر کر باریک ہو جاتا ہے اور اپنی جگہ سے اکھڑ جاتا ہے۔ تو بذریعہ پیشاب خارج ہوتا ہوا بیمار کو آگاہ کر جاتا ہے۔ اس کے بعد بیمار کو درد کی شکایت نہیں ہوتی۔ قیمت ایک اونس عمار

حبّ نظامی (رجسٹرڈ) یہ گولیاں موتی مشک زعفران کشتہ بیشب عقیق مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں۔ پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہیں۔ حرارت غریزی کو بڑھانے میں بحد اکسیر ہیں۔ جن پر انسان کی صحت کا دار و مدار ہے۔ طاقت مردمی کے بڑھانے میں لاجواب ہیں۔ کمزوری کی دشمن ہیں۔ طاقت و توانائی کی دوست ہیں۔ دل و دماغ جگر سینہ گردہ مثانہ کو طاقت دیتی اور امساک پیدا کرتی ہیں۔ قوت باہ کے مایوسوں کیلئے تحفہ خاص ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی چھ روپے۔ المشتہر خاکسار

حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول نورالدین اعظم رض دواخانہ معین الصحت قادیان

58

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قابل توجہ موصی صاحبان

موصی صاحبان کی خدمت میں سالانہ حساب بھیجدیا گیا ہے۔ جس سے ان کو اپنے اپنے بقایا کا علم ہو چکا ہو گا۔ پس ان کو چاہیئے کہ اپنے بقائے جلد سے جلد صاف کر دیں۔ جن موصیوں نے ماہ جولائی کے اندر اندر بقایا ادا نہ کر دیا یا اپنی معذوری ظاہر کر کے مہلت نہ لے لی ان کی وصایا مجلس کار پرداز میں آخری فیصلہ کیلئے پیش کر دی جائینگی۔ پھر کسی کو شکایت کا موقعہ نہ ہو گا۔

سیکرٹری مقبرہ بہشتی۔ قادیان

اگر آپ کو اپنی رفیق بیوی سے محبت ہے

تو آپ کا فرض ہے کہ اس کے حسن اور صحت کی حفاظت کریں۔ ہم آپکو بتا دینا چاہتے ہیں کہ عورت کے حسن اور صحت کو برباد کر دینے والی وہ خوفناک بیماری ہے۔ جس کو سیلان الرحم کہا جاتا ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں۔ کہ ایک سفید زردی مائل یا کسی اور رنگ کی رطوبت بہتی رہتی ہے۔ جس سے عورت کی صحت اور حسن اور جوانی کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ سر میں چکر آنا۔ درد کمر۔ بدن کا ٹوٹنا رنگ زرد اور چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے حیض بے قاعدہ کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوتا ہے۔ حمل قرار نہیں پاتا۔ اگر پا یا تو قبل از وقت گر جاتا ہے۔ یا کمزور بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ موذی مرض اندر ہی اندر جسم کو اس طرح کھوکھلا کر دیتا ہے۔ جس طرح لکڑی کو گھن کھا جاتا ہے۔ اس خطرناک بیماری کے دفعیہ کے لئے دنیا بھر میں بہترین دوائی اکسیر سیلان الرحم ہے۔ اس کے استعمال سے پانی کا آنا بالکل بند ہو کر کامل صحت ہو جاتی ہے۔ اور چہرہ پر شباب کی رونق آجاتی ہے اپنی کیفیت مرض لکھیئے۔ قیمت ؁

لوٹ:۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ فہرست دوا خانہ مفت منگوائیے۔ ملنے کا پتہ:۔ **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ**

محلہ دارالبرکات قادیان میں

چند قطعات اراضی قابل فروخت ہیں

محلہ دارالبرکات قادیان میں جو ریلوے سٹیشن کی طرف واقعہ ہے۔ بہت سے دوست وہاں مکان بنانے کیلئے زمین خرید کرنے کے خواہشمند تھے۔ اب محلہ دارالبرکات میں ریلوے سٹیشن کی طرف چند قطعات جو کنال کنال کے تجویز کئے گئے ہیں۔ قابل فروخت ہیں۔ یہ قطعات صرف انہی دوستوں کو دئے جائیں گے جن کی طرف سے درخواست خریداری معہ قیمت کے پہلے آوے گی۔ ہر قطعہ کے ساتھ دو دو راستے تجویز کئے گئے ہیں۔ یہ قطعات بہت باموقعہ ہیں۔

مفصل قیمت حسب ذیل ہوگی

جس قطعہ کے ملحق دو راستے ۱۰-۱۰ فٹ کے ہونگے۔ اس قطعہ کی قیمت ۴۰۰ روپے فی کنال۔

جس قطعہ کے ملحق دو راستے ایک ۱۰ فٹ کا اور ایک ۲۰ فٹ کا ہوگا۔ اس کی قیمت ؁ ۴۲۵ روپے فی کنال۔

جس قطعہ کے ملحق دو راستے ۲۰-۲۰ فٹ کے ہونگے اس کی قیمت ؁ ۴۵۰ روپیہ فی کنال ہو گی۔

خرید کرنے والے اصحاب فوراً مندرجہ بالا اعلان کے مطابق درخواست خریداری اور روپیہ بھیجدیں۔ صدر انجمن سے منظوری حاصل ہونے پر ایسے دوستوں کو سند فروخت اراضی اور قبضہ موقعہ پر دیدیا جائیگا۔ جو دوست رجسٹری یا انتقال کرانا چاہیں وہ اپنے خرچ پر کرا سکتے ہیں ؛ **مولا بخش ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان**

باسمہ سبحانہ

قوت کی دوائیں گرمی کے موسم کیلئے بھی ہیں!

یہ خیال کہ مقوی غذائیں اور مقوی دوائیں جو فائدہ سردی کے موسم میں کرتی ہیں دوسرے موسم میں نہیں کرتیں۔ ایک حد تک صحیح ہے۔ مگر کلیتہً صحیح نہیں۔ کیونکہ گرمی کے موسم کیلئے بھی ایسی دوائیں ہیں۔ جنہیں جسمانی قوتوں کی پرورش کیلئے اور جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے کیلئے گرمی اور برسات کے موسم میں اسی قدر کامیابی کیساتھ استعمال کیا جا سکتا ہے جس قدر کہ موسم سرما میں ہماری مفرح یاقوتی ماء اللحم خاص فرسیمو ساحب روح الذہب نبیذ عنبی وغیرہ ہیں۔ ہماری علاقوں اور سرد ملکوں میں مفرح یاقوتی کے استعمال کیلئے موسم کی کوئی قید نہیں۔ ہاں گرم موسم گرم آب وہوا اگرم مزاج اشخاص کیلئے یہ صرف سردیوں میں استعمال ہو سکتی ہے۔ گرمی کے موسم میں قوت اور صحت کیلئے ہماری عنبرین اور خمیرہ زمردی ایک خاص اور ممتاز تحفہ ہے۔

شادی اور شادمانی کے لئے زندگی بخش جام **عنبرین** ایک نئی اور عجیب سائنٹیفک ایجاد

عنبرین کے اجزا بہت قیمتی ہیں۔ یہ طبور کے دماغ ان کے نخاع اینٹین اور بیش قیمت ادویہ عنبر کیلسیم۔ گلیسر فاسفیٹ اور وٹمین (جوہر حیاتین) کی سائنٹفک روح ہے اعضائے رئیسہ وارواح کی قوت حفاظت اور قیام شباب اس کا اصلی کام ہے۔ آپ عنبرین کے استعمال سے گرم ملک میں رہکر بھی دماغ کو قوی جوانی کو قائم اور صحت کو بحال رکھ سکتے ہیں۔ یہ قلیل مقدار میں ایک چمچہ چائے کے برابر شربت کے طور پر دودھ میں ملا کر پی جاتی ہے۔ گرمی کے موسم میں جو لوگ قوت انسانی کی ایسی دوا ڈھونڈھتے ہیں۔ جو قلب میں فرحت اور دماغ میں ٹھنڈک پہنچائے اور مقوی بھی ہو۔ یہ دوا ان کا مقصد خاطر خواہ طور پر پورا کرتی ہے اور خاص طور پر انہیں کیلئے ہے اس حیرت انگیز مقوی دوا میں صحت اور طاقت کا راز پنہاں ہے۔ جلد ہی آپ میں زندہ دلی اور قوت انسانی پیدا ہو جائے گی۔ **عنبرین** کے چند دن کے استعمال کے بعد ہی آپ خود کو نوجوان اور خوش وخرم محسوس کرنے لگیں گے۔ صنفی کمزوری العلاج اشیز اضعف دل عصبی کمزوری تکان دماغی ضعف سر بھاری رہنا۔ نیند نہ آنا لاغری گردہ ضعف وغیرہ کیلئے یہ اکسیر اعظم ہے نفیس لذیذ خوش ذائقہ اور قوت بخش ہے۔ دماغی کام کرنے والے اس دوا کو نہایت عزیز رکھتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ تھکے ہوئے دماغ کو تر وتازہ کرتی ہے۔ اور دماغ کو ضعیف اور کمزور نہیں ہونے دیتی۔ دماغ کے علاوہ دل کو بھی بہت قوت دیتی ہے۔ قیمت فی شیشی جو ایکماہ کیلئے کفایت کرتی ہے۔ ؎ علاوہ محصولڈاک۔

خمیرہ زمردی اس زمردی عنبری جواہری خمیرے میں دل دماغ جگر اور تمام اعضائے رئیسہ کی قوت کیلئے فرحت دینے والے میووں اور پھلوں کا عرق نکال کر اور اس کیساتھ نفیس اور مناسب دواؤں کا جوہر کھینچکر تمام قیمتی جواہرات موتی عنبر یاقوت زمرد نیلم پکھراج فیروزہ مرجان یشب کافوری ورق نقرہ زہر مہرہ خطائی ورق طلا وغیرہ کی آمیزش کی گئی ہے اور اس کا قوام مصری کی بجائے انگوروں کی کھانڈ سے بنایا گیا ہے۔ اس کی ایک ہی خوراک گرمی کے اثر کو دور کر کے قلب اور دماغ میں ٹھنڈک اور فرحت اور قوت پیدا کرتی ہے دماغ تر و تازہ رہتا قوت بڑھتی طبیعت شاداں دماغ قوی اور تمام اعضائے رئیسہ توانا رہتے ہیں دل کی دھڑکن کمزوری بے چینی گھبراہٹ قلق واضطراب کم طاقتی کیلئے یہ دوا تاثیر کا طلسم ہے۔ چنانچہ دل کا اچھلنا نبض کا دور سے چلنا سینے کا جلنا اس سے موقوف ہو جاتا ہے۔ دل کے علاوہ امراض دماغی پر اس کا نہایت شاندار اثر ہوتا ہے چنانچہ سر کا چکرانا۔ دماغ کا بھاری رہنا دماغی توحش اور دیگر دماغی عوارض اس کے چند روزہ استعمال سے رفع ہو جاتے ہیں۔ ساتھ ہی معدہ و دیگر اعضائے اندرونی کو بھی اس سے خاص تقویت پہنچتی ہے۔ چنانچہ کثرت خون حیض نے کثرت غلطش اور دیگر نسوانی عوارض میں بھی ایک نہایت ہی اعلے درجہ کی مفید شے ہے۔ جس کو دور حاضرہ کی تمام عالمگیر دماغی ذہنی قلبی تکالیف کیلئے ہم نہایت فخر کے ساتھ بطور تحفہ پیش کرتے ہیں۔ آپ گرم آب وہوا اور گرم ملک میں رہکر بھی ہر قسم کی وبائی دماغی قلبی جسمانی امراض سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ خوراک ۲ ماشہ قیمت فی شیشی جسمیں پانچ تولہ دوائی ہوتی ہے تین روپے بارہ آنہ

دوا خانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فلسطین کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا گیا

شملہ ۷ جولائی۔ مسئلہ فلسطین کے حل کے لئے حکومت برطانیہ نے جو شاہی کمیشن مقرر کیا تھا۔ اس کی رپورٹ آج بیک وقت ہندوستان اور برطانیہ میں شائع کر دی گئی ہے۔ رپورٹ کے متعلق حال ہی میں قیاسات شائع ہوئے تھے وہ بالکل درست ثابت ہوئے۔ فلسطین کو تین حصوں میں تقسیم کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ ایک حصے کو وطن یہود قرار دے کر وہاں یہودی حکومت قائم کی جائے گی۔ دوسرا حصہ عربوں کی تحویل میں رہے گا۔ تیسرا حصہ جو بیت المقدس اور بیت اللحم لے کر یافہ تک ایک مثلث کی شکل میں ہے۔ برطانیہ کی حکمرداری میں رہے گا۔ عرب اور یہودی حصوں کی آبادیوں اور اراضی کے مبادلہ کا انتظام کیا جائیگا۔ یعنی یہودی حصے کے عرب اگر چاہیں تو اپنی ملکیتیں چھوڑ کر عرب حصے میں لے سکینگے اسی طرح اگر یہودی چاہیں تو اپنی ملکیتیں عربی حصے میں چھوڑ کر یہودی حصہ میں منتقل ہو جائیں گے۔ ایک حصہ زمین جو عربوں کے ہاتھوں سے نکل جائیگا۔ اس کے عوض عربوں کو یہودی ریاست سے خراج ملے گا۔ اور برطانوی پارلیمنٹ سے عرب حکومت کو آبپاشی اور ترقی اراضی کی سکیموں کے لئے ۲۰ لاکھ پونڈ کی رقم ملے گی۔

ان سفارشات کے بارے میں حکومت برطانیہ نے اپنی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے سفارشات سے اتفاق کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ چونکہ حکومت برطانیہ کی یہ امید کہ عرب اور یہودی اپنے قومی جذبات کا آپس میں کوئی ایسا باہمی تصفیہ کر لیں گی جس سے ایک متحدہ حکومت کے ماتحت ان کی کامن ویلتھ کی تشکیل ہو سکے۔ پوری نہیں ہو سکی۔ اس لئے وہ کمیشن کے تجاویز اور اس کے پیش کردہ دلائل کی روشنی میں اس نتیجہ پر پہنچی ہے۔ کہ فلسطین کے عربوں اور یہودیوں کی خواہشات میں ایسا شدید اختلاف موجود ہے۔ کہ مصالحت ناممکن ہے یہ خواہشات موجودہ انتداب کی شرائط کے ماتحت کسی صورت میں پوری نہیں ہو سکتیں اور کمیشن نے تقسیم فلسطین کے متعلق جو سکیم پیش کی۔ وہ اس قضیہ کو تسلی بخش طریق سے رفع کر سکتی ہے حکومت برطانیہ نے یہ بھی لکھا ہے کہ اس سکیم کی تکمیل سے پیشتر فلسطین میں امن و انتظام اور عمدہ گورنمنٹ کے قیام سے متعلق وہ اپنی ذمہ داری سے دست کش ہونے کا ہرگز کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ حکومت برطانیہ امن عامہ کے موضوع کے متعلق کمیشن کی سفارشات سے بالکل متفق ہے اگر فلسطین میں دوبارہ ایسے شدید فسادات رونما ہو جائیں جن کی بنا پر فوجی مداخلت ضروری ہو۔ لہذا کمشنر فلسطین ڈیفنس آرڈر ان کونسل کے جنرل آفیسر کمانڈنگ کو ضروری اختیارات دے دیگا۔

حکومت کی تجویز یہ ہے کہ آٹھ مہینے کے عرصہ کے لئے یعنی اگست ۳۷ء سے مارچ ۳۸ء تک آٹھ ہزار یہودیوں کو داخلہ کی اجازت دی جائے بشرطیکہ یہ تعداد اقتصادی استعداد گنجائش سے متجاوز نہ ہو۔ حکومت برطانیہ کا خیال ہے۔ کہ یہ سکیم دونوں قوموں کو متمتع ہونے کا موقع دے گی۔ عربوں کو ملی آزادی حاصل ہو جائے گی۔ اور ان کا یہ فکر دور ہو جائے گا۔ کہ یہودی انہیں محکوم بنا کر رہیں گے۔ دوسری طرف اس تقسیم سے یہودیوں کا قومی گھر آباد ہو جائے گا۔ اور یہودیوں کے لئے اس قسم کی کوئی تشویش نہ رہیگی کہ مستقبل میں عربی حکومت وطن یہود پر قابض ہو جائیگی۔ اور ان دونوں حکومتوں کو وہ درجہ حاصل ہوگا۔ جو دوسرے ملکوں کی قوموں کو حاصل ہے۔

خبریں!

واردھا ۷ جولائی۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے وزارتیں قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اجلاس میں اس امر کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ مختلف اوقات میں جو سرکاری بیانات شائع ہوئے ہیں۔ وہ بالکل غیر اطمینان بخش ہیں مگر ملک میں جو احساسات پیدا ہو رہے ہیں۔ ان کے پیش نظر کانگرسی لیڈروں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ وزارتیں قبول کر لیں۔ کمیٹی نے جو ریزولیوشن منظور کیا ہے۔ اس میں اس نے یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ لارڈ زٹلینڈ۔ لارڈ سٹینلے اور وائسرائے ہند کے بیانات سے کانگرس کا مطالبہ پورا نہیں ہوتا لکھا ہے کہ مجالس واضع قوانین کے کانگرسی ارکان اور عام کانگرسیوں کے خیالات پر غور کرنے کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ جن صوبوں میں کانگرسیوں کو وزارتیں مرتب کرنے کی دعوت دی جائے وہاں وہ وزارتیں قبول کر لیں۔ مگر کمیٹی یہ واضح کر دینا چاہتی ہے کہ وزارتیں کانگرس کے انتخابی اعلان میں مندرج طریقوں کے مطابق آئین کو چلانے اور ہر ممکن طریق سے نئے آئین کا مقابلہ کرنے کے متعلق کانگرس کی پالیسی کو تقویت دینے کے لئے منظور کی جائیں گی۔

برلن ۷ جولائی۔ ایک جرمن خبر رساں ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ سودیٹ ایسٹرن ریلوے کے ۲۲ افسروں ولاڈی واسٹک میں قتل کر دئے گئے ہیں۔ ان کے خلاف الزام یہ تھا۔ کہ وہ جاپان کی طرف سے جاسوسی کرتے تھے۔

لکھنؤ ۷ جولائی۔ نواب صاحب چھتاری وزیر اعظم یوپی نے حسب ذیل اعلان شائع کرایا ہے۔ میں نے بعض اخبارات میں اس مفہوم کی اطلاع پڑھی ہے کہ میں نے اپنا استعفیٰ گورنر یوپی کے روبرو پیش کر دیا ہے۔ میں اس اعلان کے ذریعہ اس اطلاع کی تردید کرتا ہوں میں نے ہز ایکسی لینسی کے نام ایک مکتوب ارسال کیا تھا۔ جس میں ان کی توجہ مختلف بیانات کی طرف مبذول کرائی گئی تھی جو حکومت برطانیہ کے مختلف ذمہ دار افراد کی طرف سے شائع ہوئے۔ میں نے اس مکتوب میں گورنر سے درخواست کی تھی کہ وہ اکثریت والی پارٹی کو مطلع کر دیں کہ میرے رفقا ان کے لئے جگہ خالی کرنے کے لئے تیار رہیں۔ مکتوب میں استعفیٰ کا کوئی ذکر نہ تھا۔

امرتسر ۷ جولائی۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۳ آنے ۹ پائی نخود حاضر ۲ روپے ۲ آنے ۳ پائی کھانڈ دیسی ۷ روپے ۴ آنے سے ۸ روپیہ ۱۲ آنے تک سونا دیسی ۳۵ روپے ۷ آنے اور چاندی دیسی ۵۲ روپے ۴ آنے ہے

ایک بہت باموقعہ قطعہ زمین سستے داموں پر فروخت ہوتا ہے

ایک قطعہ زمین ۱۶ کنال کا جو قادیان میں حضرت نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کی کوٹھی کے جانب شمال بڑے شارع عام پر واقعہ ہے۔ بہت باموقعہ ہے۔ اگر کوئی ایک ہی صاحب خرید یں۔ تو اس جگہ عمدہ شاندار کوٹھی بن سکتی ہے۔

صدر انجمن ایک فوری ضرورت کے ماتحت اس رقبہ کو سستے داموں پر یعنی ۱۶ کنال کی قیمت بحساب مالغہ ۲۵۰ روپیہ فی کنال کے مبلغ للغہ ۴۰۰۰ تک فروخت کرنے کو تیار ہے۔ رجسٹری یا انتقال کے اخراجات اس کے علاوہ ہونگے جو صاحب خریدنا چاہیں وہ فوراً اطلاع دیں۔

(ملک) مولا بخش ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:- غلام نبی